145099-کسی مخصوص شخص کوزکاۃ پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی تو عمداً کسی اور کو دے دی

سوال

سوال : ایک آدمی کو کسی مخصوص شخص کوزکاۃ پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی اوراسے نام لیکر بتلایا گیا کہ یہ فلاں فلاں شخص کو دینی ہے ، تواس نے ماسوائے ایک شخص کے سب لوگوں کو زکاۃ پہنچا دی، اوراس ایک شخص کا حصہ اس سے بھی زیادہ ضرورت مند غریب کو دے دیا، توکیا ایسا کرنا درست ہے ؟

پسندیدہ جواب

موکل کی طرف سے دی جانے والی ذمہ داری کو وکیل بعینہٖ مکمل کرے گا جیسے موکل نے اپنے وکیل کے ذمہ لگائی تھی؛ کیونکہ وکیل اپنے موکل کی اجازت کے بغیر اس میں کچھ بھی ردو بدل نہیں کرسکتا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"زکاۃ اداکرنے والے شخص نے اپنے وکیل کو کہا : یہ مال فلاں کو پہنچا دو، تو اس صورت میں کسی اور کو نہیں دے سکتا، چاہے کوئی اوراس سے زیادہ محتاج ہی کیوں نہ ہو۔ ۔" انتہی
"مجموع الفتاوی"(18/433)

جب یہ بات ثابت ہوگئی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ : کیا وکیل اپنی مرضی سے کیے ہوئے تصرفات کا ضامن بھی ہوگا؟

اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے :

کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ : وکیل ضامن نہیں ہوگا، بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص کسی مخصوص آدمی کو صدقہ دینے کی نذر مانے تو وہ کسی اور کو بھی دے سکتا ہے ۔
دوسرا موقف یہ ہے کہ : وکیل ضامن ہوگا، اوراسے ابن عابدین نے راجح قرار دیا ہے ، اوراس کی توجیہ یہ بیان کی کہ : "وکیل اپنے موکل کی ہدایات کے مطابق ہی تصرف کرسکتا ہے ، چونکہ یہاں موکل نے کسی خاص شخص کو زکاۃ دینے کی ذمہ داری اپنے وکیل کو سونپی ہے ، لہذا اس صورت میں وکیل کے پاس کسی اور کو دینے کی صلاحیت نہیں ہے ، یہ مسئلہ بالکل ایسے ہی جیسے موکل وصیت کر کے جائے کہ یہ مال زید کیلئے ہے ، تو اب وکیل کسی اور کو نہیں دے سکتا" انتہی
دیکھیں : "حاشیہ ابن عابدین" (2/269)

اسی طرح دائمی فتوی کمیٹی کے فتاوی (14/272) میں ہے کہ :
"وکیل کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے موکل کی تمام ہدایات پرلازمی عمل کرے ، چنانچہ غریب لوگوں میں نقدی رقم تقسیم کرے ان کیلئے سامان خرید کرانہیں مت پہنچائے ؛ کیونکہ وکیل کو یہ ذمہ داری ہی نہیں سونپی گئی، اس اعتبار سے جو کچھ آپ نے کیا ہے آپ اس کے ضامن ہیں، لہذا غریبوں کو ان کی رقم ادا کریں، تاکہ موکل کی تعلیمات پر عمل ہو سکے اور آپ بری الذمہ ہوجائیں، آپ نے غریبوں کو جو کچھ دیا ہے اس کا اجر آپ کو الگ سے ملے گا" انتہی

آپ نے اپنے اختیارات کو وسعت دیکر جو عمل کیا ہے اسے فقہائے کرام کی اصطلاح میں "تصرف الفضولی"[یعنی : اپنے اختیارات کو بڑھا کر موکل کی اجازت کے بغیر اضافی تصرفات کرنا] کہلاتا ہے ، اوراس کا حکم متعدد اہل علم کے ہاں یہ ہے کہ موکل یا صاحب اختیار شخص اسے نافذ العمل قرار دے دے تو یہ درست متصور ہوگا، اوراگر وہ اسے نافذ العمل قرار نہ دے تو درست نہیں ہوگا۔

مزید کیلئے سوال نمبر : (26770) کا جواب ملاحظہ کریں۔

مندرجہ بالا تفصیلات کے بعد :

آپ موکل کی طرف سے معین کردہ شخص کو اس کا حصہ پہنچائیں، تاہم اگر آپ موکل کو اپنی کارگزاری سنائیں اور وہ اسے نافذ العمل رہنے دے تو اس صورت میں آپ کو مذکورہ شخص تک اس کا حصہ پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے۔

واللہ اعلم.